قرآن اور مصاحف:

قرآن کریم کی کتابت، طباعت اور مصحف عثمانی کی شرعی حیثیت

مولانا حق نواز اختر
جامعہ اسلامیہ طاہریہ اورنگی ٹاؤن کراچی

تمہید:

یاد رہے کہ قرآنِ کریم کی کتابت وطباعت میں باجماعِ صحابہ، تابعین، باتفاق ائمہ مجتہدین پوری امت ۔ علی صاحبھاالف الف تحیۃ. مصحفِ عثمانی جس کو اصطلاح میں ''امام'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس کی اتباع واجب ہے اس کے خلاف کرنا تحریفِ دین اور زندقہ کے حکم میں ہے۔یہی وجہ ہے کہ عہدِ صحابہ میں جب اسلام عرب سے نکل کر عجم میں پھیلنا شروع ہوا اورلوگوں کے قلوب قرآنِ مجید کی انقلابی تعلیمات سے منور ہونے لگے۔اس وقت قاریانِ قرآن معدُودے چند افراد تھے۔شام وعراق ،خراسان وہندوستان وغیرہ ممالکِ عجم میں اس بات کی اشد ضرورت تھی، کہ ہر ملک کے رسم خط میں قرآن لکھوا کر بھیجا جائے، تا کہ وہ آسانی سے پڑھ سکیں، لیکن قرونِ اولیٰ میں کوئی بھی ایک واقعہ ایسا نہیں ملتا، کہ قرآن کریم کو عجمی رسم خط میں لکھنے لکھوانے کی اجازت دی گئی ہو، بلکہ جس رسمِ خط میں جنابِ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی کتابت کرائی تھی اور خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس رسم میں مصحف کو مرتب کیا تھا، خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس رسمِ خط پر تعاملِ صحابہؓ ہوا اور آپؓ نے جس کی نقل مختلف اطراف میں روانہ فرمائی تھی، وہی طرزِ تحریر اس وقت بھی تھا اور آج بھی مسلمانوں میں مروج ہے۔نہ کسی نے اس کی مخالفت کی اورنہ ہی اُسے بدلنے کی کوشش کی ہے۔صحیح بخاری ''کتاب فضائل القرآن'' میں حضرت انسؓ کی وہ روایت موجود ہے جس میں مزاجِ نبوی ﷺ کے مطابق رسمِ خط پر تعامل واجماعِ صحابہؓ کا ذکر ہے۔

انّ انس بن مالک حدثہ :انّ حذیفۃبن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیہ واذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم فی القراء ۃ فقال حذیفۃ لعثمان یاامیر المومنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوافی الکتاب اختلاف الیھود والنصاری فارسل عثمان إلی حفصۃ ان ارسلی بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھاالیک فارسلت بھاحفصۃ إلی عثمان فامر زیدبن ثابت و عبداللہ بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام فنسخوھافی المصاحف وقال عثمان للرھط القریشین الثلثۃ إذااختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوہ بلسان القریش فانّما نزل بلسانھم

ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل اُفق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواہ من القرآن کل صحیفة او مصحف ان یحرق .

(البخاری ،محمد ابن اسماعیل ،الصحیح البخاری : ج ۲ ص ۷۴۶،ط قدیمی ، کراچی).

حضرت انسؓ کی اس مذکور بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ ملکِ شام کے جہاد اور آرمینیہ وآذر بائیجان کی فتح میں شریک تھے ۔انہوں نے اہل عراق کو قرآن کی مختلف قراءتوں میں اختلاف کرتے ہوئے دیکھا تو خلیفہ وقت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہو کر سخت تشویش کا اظہار اپنے ان الفاظ میں کیا:"یا امیر المؤمنین !ادرک هذه الأمة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیهود والنصاری " کہ اے امیر المؤمنین! آپ اس امت کی خبر لیں اس سے پہلے کہ ان میں کتاب اللہ کے بارے میں یہود ونصاری جیسا اختلاف واقع ہو جائے، چنانچہ حضرت عثمانؓ نے تمام اجلہ صحابہ زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیرؓ سعید بن عاصؓ، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ وغیرہ کے مشورے اور اتفاق رائے سے اعلان کر دیا کہ لغتِ قریش پر قرآن لکھا اور پڑھا جائے دوسری تمام لغات کو موقوف کر دیا جائے ۔باجماع صحابہؓ لغتِ قریش پر قرآن کریم کے سات نسخے لکھوائے گئے ۔جماعت صحابہؓ کے سامنے اس کو پڑھا گیا۔اس کے بعد وہ نسخے بلادِ عرب وعجم مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ میں بھیجے گئے اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں روکا گیا۔جیسا کہ "الاتقان فی علوم القرآن" کی عبارت سے یہ بات مترشح ہوتی ہے:

قال ابن ابی داؤد :" وسمعت ابا حاتم السجستانی یقول:

" کتب سبعة مصاحف ،فارسل الی مکة،والی شام ،والی الیمن ،والی البحرین ،والی البصرة ،والی الکوفة ،و حبس بالمدینة واحداً.(السیوطی، جلال الدین : ج ۱،ص ۱۲۱ ،ط .قدیمی، کراچی) .

باجماع امت ان نسخوں کی اتباع ہر چیز میں لازم اور ضروری قرار دی گئی ۔اس کو علامہ محمود بن احمد آلوسی نے اپنی مایہ ناز تفسیر "روح المعانی" میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا:

وبالجملة بعد اجماع الأمة علی هذاالمصحف لا ینبغی ان یصاخ إلی احادالأخبار ولا یشرأب الی تطلع غرائب الآثار .(ج ۱،ص ۳۷ ،دارالإحیاء التراث العربی ،لبنان) .

خلاصہ بحث یہ ہے کہ رسم خط عثمانی کا اتباع لازم اور واجب ہے ۔اس کے سوا کسی دوسرے رسم خط میں اگرچہ وہ عربی ہی کیوں نہ ہو۔قرآن کی کتابت جائز نہیں اور نہ ہی اس کو پڑھنا جائز ہے جیسا کہ "الاتقان فی علوم القرآن" کی عبارت سے واضح ہے:

واعلم ان الخارج عن السبع المشهورة علی قسمین :منه ما یخالف رسم مصحف فهذا لا شک فی انه لاتجوز قرأته لا فی الصلاة ولافی غیرها (ج ۱ ،ص ۱۶۲).

اس عدمِ جواز کی وجہ یہ ہے کہ رسمِ خطِ عثمانی توقیفی یعنی آنحضرت ﷺ کا مقرر کردہ ہے۔

جیسا کہ ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں ہے: قال ابن فارس الذی تقوله :ان الخط توقیفی (ج۲،ص۳۲۸)۔

قال اشهب : سئل مالک هل یکتب المصحف علی ما احدثه الناس من الهجاء .فقال :لا الا علی الکتبة الأولی رواه الدانی فی المقنع ،ثم قال ولا مخالف له من علماء الأمة۔

(الإتقان فی علوم القرآن: ج۲ ، ص۳۲۸-۳۲۹).

امام مالک سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید کو خاص اس طرز میں لکھ سکتے ہیں جو آج کل لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔آپ نے فرمایا :نہیں، بلکہ اسی پہلے طرز کتابت پر ہونا چاہیے۔اس کو علامہ دانی نے مقنع میں نقل کر کے فرمایا:علماء میں سے کوئی امام مالک کا اس بارے میں مخالف نہیں ہے۔

قال الإمام احمد : یحرم مخالفة خط مصحف عثمان فی واوِ او یاءِ او الفِ اوغیر ذلک .

(الإتقان فی علوم القرآن: ج ۲ ،ص ۳۲۹).

علامہ سیوطی نے امام احمد کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے مصحف عثمانی کے رسم خط کی مخالفت کو حرام کہا۔

وقال البیهقی فی شعب الإیمان من یکتب مصحفاً فینبغی ان یحافظ علی الهجاء الذی کتبوا به تلک المصاحف ولا یخالفهم فیه ولا یغیر مما کتبوه شیئاً ،فانهم کانو اکثر علماً، واصدق قلباً ولساناً،واعظم امانةً فلا ینبغی ان نظن بانفسنا استدراکاً علیهم(الإتقان فی علوم القرآن: ج۲،ص ۳۲۹) .

پھر علامہ سیوطی امام بیہقی کے قول کو نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن کی کتابت کرے تو ضروری ہے کہ اس طرز تحریر کی حفاظت کرے جس پر صحابہؓ نے مصاحف لکھے، ان کی مخالفت نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے کسی چیز میں تغیر نہ کرے، کیونکہ وہ (صحابہ) زیادہ علم والے اور زیادہ سچے دل وزبان والے اور زیادہ امانت دار تھے تو ہمارے لئے کسی طرح لائق نہیں کہ ہم اپنے متعلق گمان کریں کہ ہم انکی کسی کمی کو پورا کریں گے۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ کسی بھی دور میں قرآن کی قرأت معتبر ماننے کے لئے تین شرائط کو لازمی سمجھا گیا۔

(۱)......وہ حضور ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔

(۲)......وہ عربی زبان کے قواعد کے موافق ہو۔

(۳)...... وہ مصحف عثمانی کے رسم خط کے مطابق ہو۔

اگر ان تین شرائط میں سے کوئی بھی ایک شرط بھی مفقود ہو تو وہ شاذ قرأت کہلاتی ہے اور پوری امت میں سے کسی نے اسے معتبر نہیں مانا۔

الأصل المعتمدعلیه صحة السند فی السماع واستقامة الوجه فی العربیة وموافقة الرسم .....ومتی فقد شرط

من الثلاثة فهو من الشاذ. (الاتقان فی علوم القرآن).

اس پوری بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ مجوزہ نسخوں میں اگر رسم عثمانی اور شرائطِ مذکورہ کی رعایت نہ رکھی گئی تو ایسے نسخوں کو شائع کرنا ناجائز اور حرام ہے، لیکن اگر ان شرائط کو ملحوظ نظر رکھا گیا اور اس کی پوری پابندی کی گئی تب بھی ایسے نسخوں کی اشاعت سے بہت سے مفاسد جنم لیں گے۔ مثلاً:

(۱)...... عوام الناس، بلکہ بہت سے خواص کو بھی تلاوت میں سخت دشواری پیش آئیگی۔

(۲)...... بے دین اور سیکولر طبقہ جن کا کام ہی عوام الناس کو دین سے متنفر کرنا ہے۔ وہ لوگ قرآن کریم کے متعلق مسلمانوں کے اعتماد کو کمزور کرنے کی سعی مذموم کریں گے۔ ان کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈالیں گے جو تکذیب قرآن پر منتج ہوں گے۔

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کو وہی باتیں بتاؤ جس کو وہ سمجھ سکیں، کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کو جھٹلائیں''۔ **(بخاری: ج ۱، ص ۲۴، ط۔ قدیمی، کراچی).**

اس طرح ابن مسعودؓ بھی فرمایا کرتے تھے: ''قوم کو ایسی باتیں نہ بتاؤ جس تک ان کی عقل کی رسائی نہ ہو، ورنہ ان کے لئے فتنے کا سبب بنے گی۔'' **(فتح الباری: ج ۱، ص ۳۰۰، ط. قدیمی، کراچی).**

(۳)...... تاریخ اس پر گواہ ہے کہ عہدِ عثمانؓ میں جو نسخے مرتب کیے گئے تھے ان کو درست طریقے پر پڑھنے کے لئے آپؓ نے ماہرین قرأت کا بندوبست فرمایا تھا اور آج ہماری حکومتوں سے اس بات کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ وہ ملکی سطح پر ایسے اقدام اور انتظام کرے گی۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ عام مسلمان قراءتوں کے فرق کو سمجھنے سے قاصر رہ جائیں گے، بلکہ اس سے بڑھ کر ان کے قرآن کے متعلق اعتماد واعتقاد میں کمی آجائے گی۔ اور یہ کوئی فرضی بات نہیں، یقیناً آپ کا بھی مشاہدہ ہوگا، کہ بعض جگہ ائمہ کرام نماز میں **"قل هو الله احدن الله الصمد"** پڑھتے ہیں تو عوام الناس اور جہلاء فوراً بے باکی کے ساتھ اس کو غلط کہہ دیتے ہیں حالانکہ وصل اور وقف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(۴)...... اگر یہ کہا جائے کہ ہم پوری ذمہ داری اور احتیاط سے تمام شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے یہ کام سرانجام دیں گے تو یاد رہے کہ قالون، ورش اور دیگر قراءات میں قرآن کو شائع کرنا زیادہ سے زیادہ مباح کے درجہ میں ہے جبکہ امت مسلمہ کو باہمی افتراق وانتشار سے بچانا واجب ہے۔ امت کو متفق رکھنا اتنا ضروری ہے، کہ بسا اوقات اس کی وجہ سے واجب کو ترک کرنے کی گنجائش ہے، مثلاً عیدین میں جب مسلمانوں کے جم غفیر کے ساتھ نماز ادا کی جارہی ہو اس وقت اگر ترک واجب کی بناء پر سجدہ سہو لازم وواجب ہو جائے اور ادائیگی سے افتراق وانتشار پیدا ہوتا ہو تو سجدہ سہو کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔

قال فی التنویر وشرحه: (والسهو فی صلاة العید والجمعة و المکتوبة و التطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتنة کما فی البحر.

قال العلامة ابن عابدين في الرد: الظاهر أن الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم ط، وكذا بحثه الرحمتي، وقال خصوصاً في زماننا وفي جمعة حاشية أبي السعود عن العزمية أنه ليس المراد عدم جوازه، بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة.

(الشامية: ج ۲، ص ۹۲، ط. ایچ ایم سعید، کراچی، وکذا فی الھندیة: ج ۱، ص ۱۳۸، ط. رشیدیه، کوئٹه).

آپ نے دیکھا، کہ جس مقصد کے حصول کے لئے فقہائے کرام نے واجب سے صرف نظر کر لینے کو گوارہ کیا۔ کیا اس مقصد کو مباح کے ارتکاب سے فوت کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

(۵)...... ہر وہ کام جو اپنی ذات کے اعتبار سے جائز، بلکہ کسی درجہ میں محمود بھی ہو، مگر اس کے کرنے سے کوئی فساد لازم آتا ہو یا اس کے نتیجہ میں لوگ مبتلائے معصیت ہوتے ہوں تو وہ کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن عربی نے ''احکام القرآن'' میں ''ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدواً بغير علم'' (انعام: ۱۰۸) کے تحت اس اصول کو قلمبند فرمایا ہے:

فمنع الله في كتابه احداً أن يفعل فعلاً جائزاً يؤدي إلى محظور ولأجل هذا تعلق علماؤنا بهذه الآية في سد الذرائع وهو كل عقد جائز في الظاهر يؤول أو يمكن أن يتوصل به الى محظور (احکام القرآن: ج ۲، ص ۲۴۳، دار الإحياء التراث العربي، بيروت).

اشاعت کے اعلان کے ساتھ ہی مسلمانوں کے پرسکون ماحول میں اضطراب اور بے چینی کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے، جس پر سوالات کی آمد شاہد ہے۔

خدارا! دین کے نام پر بے دینی، خیر خواہی کے عنوان پر بدخواہی کا دروازہ مت کھولیئے، امت مسلمہ کو ایک اور فتنے کی طرف مت دھکیلیے، دشمنان اسلام کو دین اسلام پر نشتر چلانے کا نیا محاذ میسر نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عقلِ سلیم عطا فرمائے تا کہ کہیں آپ امت کے انتشار کا ذریعہ نہ بن جائیں۔

مقالہ نگار سے خصوصی گزارش

جملہ مقالہ نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مقالات صاف ستھرا خوشخط لکھائی کے ساتھ اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر سے کمپوز کر کے صحیح پروف شدہ حوالہ جات کے ساتھ بروقت براہ راست ای میل ایڈریس:

almubahisulislamia@yahoo.com , muftisadee@yahoo.com

یا ڈاک کے ذریعے روانہ کریں اگر کمپوز ہو تو ایک عدد سی ڈی بھی ارسال کریں۔ شکریہ